مسلمانو مسلمانو اے مصطفےٰ پیارے کے نام پر قربان ہونے والو اسی پیارے محبوب کی عزت کی حمایت

ذرا اس مقدمہ کتاب مستطاب

حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین

۱۳۲۴ھ

مسمّٰی بنام تاریخی

تمہید ایمان بآیات قرآن

۱۳۲۶ھ

کو ملاحظہ کرو

جس میں صرف قرآن عظیم کی آیتوں کا بیان ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان کے یہ معنی ہیں پیارے بھائیو اسکے دیکھے سے سچا حقیقی ایمان نظر آتا ہے مسلمان کا ایمان ترقی و نور و قوت پاتا ہے ایک نظر دیکھ تو دیکھو

ذرا اس

خلاصہ فوائد فتاویٰ

۱۳۲۴ھ

پر نظر فرماؤ

مبارک فتوے کہ علمائے حرمین شریفین نے لکھے اُن سب کی فہرست ہو تو دیکھا

یہ چند ورق کا خلاصہ ہے دیکھو کہ حق واضح ہو

مصنفہ اعلیٰحضرت مجدد مائۃ حاضرہ مولانا احمد رضا خاں صاحب دامت برکاتہم

دیکھو اللہ و رسول تمہیں اپنی طرف بلاتے ہیں کیا جواب دیتے ہو

مطبوعہ مطبع اہل سنت و جماعت واقع بریلی

بار دوم ایک ہزار جلد

قیمت فی جلد ۱۲ر

الحمد للّٰہ

ربّ العزۃ جل جلالہ کی تنزیہ و تکبیر اور حضور پُرنور سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم
و انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی تعظیم و توقیر میں یہ مبارک و منور فتویٰ کفر شکن
علمائے مکہ معظمہ و عظمائے مدینہ منورہ زادہما اللّٰہ تعالیٰ شرفاً و تکریماً کی
تصدیقات علیہ و تحقیقات جلیلہ سے منور و مزین مسمٰی بنام تاریخی

حُسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین

۱۳ھ۲۴

مع سلیس ترجمہ اُردو مسمٰی بنام تاریخی

مبین احکام و تصدیقات اعلام

۱۳ھ۲۵

جس میں مسلمانوں کو آفتاب سے زیادہ روشن طور پر دکھایا کہ طوائف قادیانیہ و
گنگوہیہ نانوتویہ دیوبندیہ امثالہم نے خدا و رسول کی شان کو کیا کچھ گھٹایا علمائے
حرمین شریفین نے باجماعِ اُمت اُن سب کو زندیق و مرتد فرمایا اُن کو مولوی در کنار
مسلمان جاننے یا اُنکے پاس بیٹھنے اُنسے بات کرنیکو زہر و حرام و تباہ کن اسلام بتایا مطبوعہ

مطبع اہلسنت و جماعت بریلی

ثم ان كانوا وكانوا كفاراً امرتدين * فهل يفترض على المسلمين اكفارهم
كسائر منكري الضروريات * الذين قال فيهم العلماء الثقات * من شك
فى كفره وعذابه فقد كفر * كما فى شفاء السقام والبزازية ومجمع
الانهر والدر المختار وغيرها من الكتب الغرر * ومن شك فيهم او
وقف فى تكفيرهم * او عظمهم اونهى عن تحقيرهم * فما حكمه فى الشرع
المبين * لازلتم بفضل الله مفيضين * على المسلمين احكام الدين *
امين * والصلاة والسلام على سيد المرسلين * محمد واله وصحبه اجمعين

قال فى المعتمد المستند

(بعد ما حقق ان صاحب البدعة المكفرة اعنى به كل مدع للاسلام
منكر لشئ من ضروريات الدين كافر باليقين * وفى الصلاة خلفه وعليه
والمناكحة والذبيحة والمجالسة والمكالمة وسائر المعاملات حكمه حكم
المرتدين * كما نص عليه فى كتب المذهب كالهداية والغرر وملتقى
الابحر والدر المختار ومجمع الانهر وشرح النقاية للبرجندى والفتاوى
الظهيرية والطريقة المحمدية والحديقة الندية والفتاوى
الهندية وغيرها متونا وشروحا وفتاوى) ما نصه ولنعد
بعض من يوجد فى اعصارنا وامصارنا من هؤلاء الاشقياء فان
الفتن داهمة * والظلم متراكمة * والزمان كما اخبر الصادق
المصدوق صلى الله تعالى عليه وسلم يصبح الرجل مؤمنا ويمسى
كافرا ويمسى مؤمنا ويصبح كافرا والعياذ بالله تعالى فيجب التنبه
على كفر الكافرين المتسترين باسم الاسلام ولا حول ولا قوة الا بالله

اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہی کہ انھیں کافر کہے جیسا کہ تمام منکران ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائی معتمدین نے فرمایا جو اُنکے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہی جیسا کہ شفاء السقام و بزازیہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہا روشن کتابوں میں ہی اور جو اُن میں شک کرے یا اُنھیں کافر کہنے میں تأمل کرے یا اُنکی تعظیم کرے یا اُنکی تحقیر سے منع کرے تو شرع میں ایسے شخص کا کیا حکم ہے آپ حضرات ہمیشہ فضل خدا سے مسلمانوں پر احکام دین کا افاضہ فرماتے ہیں اور درود و سلام نازل ہو تمام رسولوں کے سردار محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اُن کے آل و اصحاب سب پر

المعتمد المستند میں

اولاً یہ تحقیق کی کہ بدعت کفریہ والا یعنی ہر وہ شخص کہ دعوے اسلام کے ساتھ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہو یقیناً کافر ہی اُسکے پیچھے نماز پڑھنے اور اُسکے جنازے کی نماز پڑھنے اور اُسکے ساتھ شادی بیاہ کرنے اور اُسکے ہاتھ کا ذبیحہ کھانے اور اُسکے پاس بیٹھنے اور اُس سے بات چیت کرنے اور تمام معاملات میں اُس کا حکم بعینہ وہی ہی جو مرتدوں کا حکم ہے جیسا کہ کتب مذہب مثل ہدایہ و غرر و ملتقی الابحر و درمختار و مجمع الانہر و شرح نقایہ برجندی و فتاوی ظہیریہ و طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ و فتاوی علمگیری وغیرہا متون و شروح و فتاوی میں تصریح ہی (اس تحقیق کے بعد یہ عبارت لکھی) اور چاہیے کہ ہم گنائیں اُن اشقیا میں سے بعض فرقے جو ہمارے شہروں اور زمانہ میں پائے جاتے ہیں اسلیے کہ فتنے سخت صدمہ رساں ہیں اور ظلمتیں گھنگھور گھٹا کی طرح چھائی ہیں اور زمانہ کی وہ حالت ہی جیسی صادق مصدق صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ آدمی صبح کو مسلمان ہو گا اور شام کو کافر اور شام کو مسلمان ہے اور صبح کو کافر والعیاذ باللہ تعالے تو اُن کافروں کے کفر پر آگاہی لازم ہے جو اسلام کے نام کو اپنا پردہ بنائے ہوئے ہیں

ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

اعاذ الله المسلمین من شرہ وشر الدجاجلۃ اجمعین ومنھم
الوھابیۃ الامثالیۃ والخواتمیۃ وقد قصصنا علیک اقوالھم
وشانھم وانھم کانوا وبانوا فیما قبل وھم مقتسمون الی الامیریۃ
نسبۃ الی امیر حسن وامیر احمد السھسوانیین والنذیریۃ المنسوبۃ
الی نذیر حسین الدھلوی والقاسمیۃ المنسوبۃ الی قاسم النانوتی صاحب
تحذیر الناس وھو القائل فیہ لو فرض فی زمنہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
بل لو حدث بعدہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نبی جدید لم یخل ذلک
بخاتمیتہ وانما یتخیل العوام انہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خاتم النبیین
بمعنی اخر النبیین مع انہ لا فضل فیہ اصلا عند اھل الفھم الی اخر
ما ذکر من الھذیانات وقد قال فی التتمۃ والاشباہ وغیرھما اذا لم یعرف
ان محمدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من
الضروریات ام النانوتی ھذا ھو الذی وصفہ محمد علی الکانفوری
ناظم الندوۃ بحکیم الامۃ المحمدیۃ فسبحن مقلب القلوب والابصار
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ الواحد القھار العزیز الغفار فھؤلاء المردۃ
المریدۃ الخناس مع اشتراکھم فی تلک الداھیۃ الکبری مفترقون
فیما بینھم علی اراء یوحی بھا الیھم الشیطان غرورا وقد فصلت فی
غیر ما رسالۃ ومنھم الوھابیۃ الکذابیۃ اتباع
رشید احمد الکنکوھی تقول اولا علی الحضرۃ الصمدیۃ تبعا
لشیخ طائفتہ اسمعیل الدھلوی علیہ ما علیہ بامکان الکذب وقد
رددت علیہ ھذیانہ فی کتاب مستقل سمیتہ سبحن السبوح عن عیب
کذب مقبوح وارسلتہ الیہ وعلیہ بصیغۃ الالتزام من بوسطۃ واتت

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اُسکے اور تمام دجالوں کے شر سے پناہ دے دوسرا فرقہ وہابیہ
امثالیہ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چھ یا سات مثل موجود ماننے والے) اور
خواتمیہ (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا اور طبقات زمین میں چھ خاتم النبیین موجود جاننے
والے) اور ہم سابق میں اُنکے احوال واقوال اور یہ کہ وہ تھے اور نہ رہے بیان کر چکے ہیں اور
وہ کئی قسم میں ایک امیریہ امیر حسن وامیر احمد سہسوانیوں کی طرف منسوب اور نذیریہ نذیر حسین
دہلوی کی طرف منسوب اور قاسمیہ قاسم نانوتوی کی طرف منسوب جسکی تحذیر الناس ہے اور
اُس نے اپنے اس رسالہ میں کہا ہے بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب
بھی آپکا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت
محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر
نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں الخ حالانکہ فتاوی تتمہ اور
الاشباہ والنظائر وغیرہما میں تصریح فرمائی کہ اگر محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے
تو مسلمان نہیں اسلیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا سب انبیاء سے زمانہ
میں پچھلا ہونا ضروریات دین سے ہے اور یہ وہی نانوتوی ہے جسے محمد علی کانپوری ناظم ندوہ نے
حکیم اُمت محمدیہ کا لقب دیا پاکی ہے اُسے جو دلوں اور آنکھوں کو پلٹ دیتا ہے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم تو یہ سرکش شیطان کے چیلے باآنکہ اس مصیبت عظیم میں سب شریک ہیں آپس میں مختلف
رایوں میں پھوٹے ہوئے ہیں جو شیطان فریب کی راہ سے انکے دلوں میں ڈالتا ہے اور ان کی
تفصیل متعدد رسالوں میں ہو چکی تیسرا فرقہ وہابیہ کذابیہ رشید احمد گنگوہی کے پیرو پہلے تو اُس
نے اپنے پیر طائفہ اسمعیل دہلوی کے اتباع سے اللہ عزوجل پر یہ افترا باندھا کہ اُس کا
جھوٹا ہونا بھی ممکن ہے اور میں نے اُس کا یہ بیہودہ بکنا ایک مستقل کتاب میں رد کیا جس کا
نام سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح رکھا اور میں نے یہ کتاب بصیغہ رجسٹری اُسکی
طرف اور اُسیز بھیجی اور بذریعہ ڈاک

منه الرجعة بواسطتها منذ احدى عشرة سنة وقد اشاعوا ثلث سنين
ان الجواب يكتب كتب يطبع ارسل للطبع وما كان الله ليهدى كيد
الخائنين ٭ فما استطاعوا من قيام وما كانوا منتصرين ٭ والآن اذ قد
اعمى الله بصر من قد عميت بصيرته من قبل فانى يرجى الجواب ٭ وهل
يجادل ميت من تحت التراب ٭ ثم تمادى به الحال ٭ فى الظلم والضلال
حتى صرح فى فتوى له (قد رأيتها بخطه وخاتمه بعينى وقد طبعت مرارا
فى بمبئى وغيرها مع ردها) ان من يكذب الله تعالى بالفعل ويصرح
انه سبحنه وتعالى قد كذب وصدرت منه هذه العظيمة فلا تنسبوه
الى فسق فضلا عن ضلال فضلا عن كفر فان كثيرا من الائمة قد قالوا
بقيله ٭ وانما قصارى امره انه مخطئ فى تاويله ٭ فلا اله الا الله انظر الى
وخامة عواقب التكذيب بالامكان كيف جرت الى التكذيب بالفعل
سنة الله فى الذين خلوا من قبل اولئك الذين اصمهم الله واعمى
ابصارهم ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم ومنهم الوهابية
الشيطانية [2] هم كالفرقة الشيطانية من الروافض كانوا اتباع شيطان
الطاق وهؤلاء اتباع شيطان الآفاق ابليس اللعين وهم ايضا اذناب
ذلك المكذب الگنگوهى فانه صرح فى كتابه البراهين القاطعة وما هى
والله الا القاطعة لما امر الله به ان يوصل بان شيخهم ابليس اوسع
علما من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وهذا نصه الشنيع
بلفظه الفظيع ص ٤٧ شيطان وملک الموت كو الخ ان هذه السعة فى العلم
ثبتت للشيطان وملك الموت بالنص واى نص قطعى فى سعة علم
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حتى ترد به النصوص جميعا ويثبت

[1] هذا بحمد الله تعالى من كرامات المصنف قاله فتجاه الكنكوهى ثم امات الله الكنكوهى ولم يعش بعده ان يجيب جوابا ١٢ مصحح

[2] كبير الفرقة الشيطانية كان يكون فى طاق جامع الكوفة فتسميه الشيعة لعنهم الله بمؤمن الطاق وسماه الامام جعفر الصادق رضى الله تعالى عنه شيطان الطاق ١٢ مصحح غفر له

اُس کے پاس سے رسید آگئی جسے گیارہ برس ہوئے اور مخالفین تین تین برس خبریں اُڑاتے
رہے کہ جواب لکھا جائیگا لکھ گیا چھاپا جائے گا چھپنے کو بھیجدیا اور اللہ عزوجل اسلیے نہ تھا
کہ دغابازوں کے مکر کو راہ دکھاتا تو وہ نہ کھڑے ہو سکے نہ کسی سے مدد پانے کے قابل تھے اور
اب کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکی آنکھیں بھی اندھی کردیں جسکی ہیے کی آنکھیں پہلے سے پھوٹ
چکی تھیں تو اب جواب کی اُمید کہاں اور کیا خاک کے نیچے سے مُردہ جھگڑنے
آئیگا پھر تو ظلم و گمراہی میں اُس کا حال یہاں تک بڑھا کہ اپنے ایک فتوے میں
(جو اُس کا مُہری دستخطی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا جو بمبئی وغیرہ میں بارہا مع رد کے چھپا)
صاف لکھ گیا کہ جو اللہ سبحنہ و تعالیٰ کو بالفعل جھوٹا ماننے اور تصریح کرے کہ (معاذ اللہ تعالیٰ)
اللہ تعالیٰ جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اُس سے صادر ہو چکا تو اُسے کفر بالائے طاق
گمراہی درکنار فاسق بھی نہ کہو اسلیے کہ بہت سے امام ایسا ہی کہہ چکے ہیں جیسا اُس نے
کہا اور بس نہایت کار یہ ہو کہ اُس نے تاویل میں خطا کی تو لا الہ الا اللہ اللہ عزوجل کے
امکان کذب ماننے کا بُرا انجام دیکھ کیونکر وقوع کذب ماننے کی طرف کھینچکر لیگیا یہی سنت
الٰہیہ جل و علا چلی آئی ہے اگلوں سے یہی ہیں وہ جنھیں اللہ تعالیٰ نے بہرا کیا اور اُن کی
آنکھیں اندھی کردیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم چوتھا فرقہ وہابیہ شیطانیہ ہے
اور وہ رافضیوں کے فرقہ شیطانیہ کی طرح ہیں وہ شیطان الطاق کے پیرو تھے اور یہ
شیطان آفاق ابلیس لعین کے پیرو ہیں اور یہ بھی اُسی تکذیب خدا کرنے والے گنگوہی کے
دُم چھلے ہیں کہ اُس نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں تصریح کی (اور خدا کی قسم وہ قطع
نہیں کرتی مگر اُن چیزوں کو جن کے جوڑنے کا اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے) کہ اُنکے
پیر ابلیس کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اور یہ اُسکا بُرا قول خود
اُسکے بد الفاظ میں صفحہ ۴۷ پر یوں ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی

فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا

شرک وکتب قبله ان هذا الشرک لیس فیه حبة خردل من ایمان
فیا للمسلمین + یا للمومنین بسید المرسلین + صلی اللہ تعالے علیه و
علیهم اجمعین + انظروا الی هذا الذی یدعی علوالکعب فی العلوم والاتقان
وسعة الباع فی الایمان والعرفان + ویدعی فی اذنابه بالقطب وغوث
الزمان + کیف یسب محمدا رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیه وسلم
ملأ فیه ویؤمن بسعة علم شیخه ابلیس ویقول لمن علمه اللہ مالم یکن
یعلم وکان فضل اللہ علیه عظیما الذی تجلی له کل شئ وعرفه و
علم ما فی السموٰت والارض وعلم مابین المشرق والمغرب وعلم
علم الاولین والاخرین کما نص علی کل ذلک الاحادیث الکثیرة
انه ای نص فی سعة علمه فهل لیس هذا ایمانا بعلم ابلیس وکفرا
بعلم محمد صلی اللہ تعالے علیه وسلم وقد قال فی نسیم الریاض کما
تقدم من قال فلان اعلم منه صلی اللہ تعالے علیه وسلم فقد عابه و
نقصه فهو ساب والحکم فیه حکم الساب من غیر فرق لا نستثنی منه
صورة وهذا کله اجماع من لدن الصحابة رضی اللہ تعالی عنهم
ثم اقول انظروا الی آثار ختم اللہ تعالی کیف یصیر البصیر اعمی + و
کیف یختار علی الهدی العمی + یؤمن بعلم الارض المحیط لابلیس
واذا جاء ذکر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیه وسلم قال هذا شرک
وانما الشرک اثبات الشریک للہ تعالی فالشئ اذا کان اثباته لاحد
من المخلوقین شرکا کان شرکا قطعا لکل الخلائق اذ لا یصح ان یکون
احد شریکا للہ تعالی فانظروا کیف آمن بان ابلیس شریک له سبحنه
وانما الشرکة منتفیة عن محمد صلی اللہ تعالی علیه وسلم ثم انظروا الی

اور اس سے پہلے لکھ اکہ شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔
فریاد ای مسلمانو۔ فریاد ای وہ جو سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلم پر
ایمان رکھتے ہو اسے دیکھو یہ جو دعویٰ کرتا ہی کہ علم و پختہ کاری میں اونچے پائے پر ہے اور
ایمان و معرفت میں ید طولیٰ رکھتا ہی اور اپنے دم چھلّوں میں قطب اور غوث زمانہ کہلاتا ہی
کیسی مونھ بھر کے گالی دے رہا ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور اپنے پیر ابلیس
کی وسعتِ علم پر تو ایمان لاتا ہی اور وہ جنھیں اللہ عزوجل نے سکھا دیا جو کچھ وہ نہ جانتے تھے
اور اللہ عزوجل کا فضل اُن پر عظیم ہی وہ جنکے سامنے ہر چیز روشن ہو گئی اور اُنھوں نے
ہر چیز پہچان لی اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہی جان لیا اور مشرق و مغرب میں جو کچھ ہی
سب جان لیا اور تمام اگلوں پچھلوں کا علم اُنھیں حاصل ہوا جیسا کہ ان تمام باتوں پر بکثرت
احادیث میں تصریح فرمائی اُنکے حق میں یوں کہتا ہی کہ اُنکی وسعتِ علم میں کونسا نص ہے
کیا یہ علم ابلیس پر ایمان اور علمِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کفر نہ ہوا اور بیشک نسیم الریاض میں
فرمایا (جیسا کہ اُسکا نص اصل کتاب میں گزر چکا ہی) کہ جو کسی کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے علم سے زیادہ بتائے اُس نے بیشک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگایا اور حضور
کی شان گھٹائی تو وہ گالی دینے والا ہی اور اُسکا حکم وہی ہی جو گالی دینے والے کا ہی اصلاً فرق نہیں
اس میں سے ہم کسی صورت کا استثنا نہیں کرتے اور ان تمام احکام پر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم
کے زمانہ سے ابتک برابر اجماع چلا آیا ہی پھر میں کہتا ہوں اللہ کے مُہر کر دینے کا اثر دیکھو کیونکر آنکھیں
اندھا ہو جاتا ہی اور راہِ حق چھوڑ کر چوپٹ ہونا پسند کرتا ہی ابلیس کے لیے تو زمین کے علم محیط پر ایمان
لاتا ہی اور جب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر آیا۔ تو کہتا ہی یہ شرک ہی حالانکہ شرک تو
اسی کا نام ہی کہ اللہ عزوجل کے لیے کوئی شریک ٹھہرایا جائے تو جس چیز کا مخلوق میں سے کسی
ایک کے لیے ثابت کرنا شرک ہو تو وہ تمام جہان میں جسکے لیے ثابت کی جائے یقیناً شرک ہوگا کہ اللہ کا
کوئی شریک نہیں ہو سکتا تو دیکھو ابلیس لعین کا اللہ عزوجل کیساتھ شریک معینکا کیسا ایمان رکھتا ہی شرکت
تو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے منتفی ہے۔ چھ

غشاوة غضب الله تعالى على بصره يطالب فى علم محمد صلى الله تعالى
عليه وسلم بالنص ولا يرضى به حتى يكون قطعيا فاذا جاء على سلب علمه
صلى الله تعالى عليه وسلم تمسك فى هذا البيان نفسه على صـ٢٦ بستة
اسطر قبل هذا الكفر المهين بحديث باطل لا اصل له فى الدين +
وينسبه كذبا الى من لم يروه بل رده بالرد المبين + حيث يقول روى
الشيخ عبد الحق (قدس سره) عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم انه قال
لا اعلم ماوراء هذا الجدار اهـ مع ان الشيخ قدس الله تعالى سره انما
قال فى مدارج النبوة هكذا يشكل ههنا بان جاء فى بعض الروايات
ان قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انما انا عبد لا اعلم
ماوراء هذا الجدار وجوابه ان هذا القول لا اصل له ولم تصح به
الرواية اهـ فانظروا كيف يحتج بلا تقربوا الصلوة ويترك وانتم سكرى
وكذلك قال الامام ابن حجر العسقلانى لا اصل له اهـ وقال الامام ابن
حجر المكى فى افضل القرى لم يعرف له سند اهـ وقد عرضت قوليه
هذين اعنى ما اقترف من تكذيب الله سبحنه وتنقيص علم رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم على بعض تلامذته ومريديه فعارضنى وقال
ماكان شيخنا ليتفوه بامثال هذا الكفر فاريته الكتاب + وكشفت
عن كفره الحجاب + فجاءه الاضطراب + الى ان قال ليس هذا الكتاب
لشيخى انما هو لتلميذه خليل احمد الانبهتى فقلت هو قد قرظ عليه
وسماه كتابا مستطابا وتاليفا نفيسا ودعا الله تعالى ان يتقبله وقال
هذا الكتاب دليل واضح على سعة علم مؤلفه وفسحة ذكائه
وفهمه وحسن تقريره وبهاء تحريره اهـ فقال لعله لم ينظر فيه مستوعبا

غضب الٰہی کا گھٹا ٹوپ اُسکی آنکھوں پر دیکھو علم محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں تو نص مانگتا ہے اور نص پر بھی راضی نہیں جبتک قطعی نہ ہو اور جب حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم کی نفی پر آیا تو خود اسی بحث میں صفحہ ۴۶ پر اس ذلت دینے والے کفر سے چھ سطر پہلے ایک باطل روایت کی سند پکڑی جس کی دین میں بالکل اصل نہیں اور اُن کی طرف اُسکی جھوٹی نسبت کر رہا ہے جنھوں نے اُسے روایت نہ کیا بلکہ اُس کا صاف رد کیا کہ کہتا ہے شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ۔ حالانکہ شیخ نے مدارج النبوۃ میں یوں فرمایا ہے یہاں یہ اشکال پیش کیا جاتا ہے کہ بعض روایات میں آیا کہ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے یوں فرمایا میں تو ایک بندہ ہوں اس دیوار کے پیچھے کا حال مجھے معلوم نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قول محض بے اصل ہے اسکی روایت صحیح نہ ہوئی دیکھو کیسی لا تقربوا الصلٰوۃ سے دلیل لایا اور و انتم سکٰرٰی کو چھوڑ گیا اسی طرح امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا اسکی کچھ اصل نہیں اور امام ابن حجر مکی نے افضل القریٰ میں فرمایا اسکی کوئی سند نہ پہچانی گئی اور میں نے اُسکے یہ دونوں قول یعنی وہ جو اُس نے تکذیب الٰہی عز جلالہ اور تنقیص علم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا وبال اپنے سر لیا اُس کے بعض شاگردوں اور مریدوں کے سامنے پیش کیے تو اُس نے میرا خلاف کیا اور بولا بھلا ہمارے پیر کہیں ایسے کفر بک سکتے ہیں تو میں نے اُسے کتاب دکھائی اور اُسکے کفر کا پردہ کھولا تو مجبور ہو کر اُسے یہ کہنا پڑا کہ یہ کتاب میرے پیر کی نہیں یہ تو اُنکے شاگرد خلیل احمد انبٹھی کی ہے ۔ میں نے کہا اُس نے اسپر تقریظ لکھی اور اُسے کتاب مستطاب اور تالیف نفیس کہا اور اللہ تعالی سے دعا کی کہ اُسے قبول کرے اور کہا یہ براہین قاطعہ اپنے مصنف کی وسعت نور علم اور وسعت ذکاو فہم و حسن تقریر و بہاے تحریر پر دلیل واضح ہے تو اُس کا مرید بولا کہ شاید اُنھوں نے یہ کتاب ساری نہ دیکھی

کہیں کہیں متفرق جگہ سے کچھ دیکھی اور اپنے شاگرد کے علم پر بھروسا کیا میں نے کہا یوں نہیں
بلکہ اُس نے اسی تقریظ میں تصریح کی ہے کہ اُس نے یہ کتاب اوّل سے آخر تک دیکھی بولا
شاید انھوں نے غور سے نہ دیکھی ہوگی میں نے کہا ہشت بلکہ اُس نے تصریح کی ہے کہ میں نے
اسے بغور دیکھا اور تقریظ میں اُسکی عبارت یہ ہے۔ اس احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے
اس کتاب مستطاب براہین قاطعہ کو اول سے آخر تک بغور دیکھا۔ انتہے
تو دنگ ہو کر رہ گیا ناحق جھگڑنے والا اور اللہ تعالیٰ ہٹ دھرموں کا مکر نہیں چلنے دیتا اور
اس فرقہ وہابیہ شیطانیہ کے بڑوں میں ایک اور شخص اسی گنگوہی کے دم چھلوں میں ہے جسے
اشرف علی تھانوی کہتے ہیں اُس نے ایک چھوٹی سی رسلیا تصنیف کی کہ چار ورق کی بھی نہیں
اور اُس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچے
اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چارپائے کو حاصل ہے اور اُسکی ملعون عبارت یہ ہے آپکی ذات مقدسہ پر
علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے
یا کُل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو
بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔ الی قولہ اور اگر تمام علوم غیب
مراد ہیں اس طرح کہ اُسکی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے
ثابت ہے۔ میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی مہر کا اثر دیکھو یہ شخص کیسی برابری کر رہا ہے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور چنیں و چناں میں اور کیونکر اتنی سی بات اُسکی سمجھ میں نہ آئی کہ زید و
عمرو اور اس شیخی بگھارنے والے کے یہ بڑے جن کا اس نے نام لیا اُنھیں غیب کی کوئی بات
معلوم ہوگی بھی تو محض بطور ظن حاصل ہوگی امور غیب پر علم یقینی تو اصالۃً خاص انبیا علیہم الصلوٰۃ
والسلام کو ملتا ہے اور غیر انبیا کو جن امور غیب پر یقین حاصل ہوتا ہے وہ انبیا ہی کے بتانے
سے ملتا ہے علیہم الصلاۃ والسلام نہ اور کسی کے کیا تو نے اپنے رب کو نہ دیکھا کیسا ارشاد
فرماتا ہے کہ اللہ کی یہ شان نہیں کہ تم کو اپنے غیب پر مطلع کر دے ہاں اللہ تعالے

يجتبي من رسله من يشاء وقال عز من قائل علم الغيب فلا يظهر على غيبه
احدا الا من ارتضى من رسول الاية فانظر كيف ترك القران ۰ وودع
الايمان ۰ واخذ يسأل عن الفرق بين النبي والحيوان ۰ كذلك يطبع
الله على قلب كل متكبر خوان ۰ ثم انظروا كيف حصر الامر بين مطلق
العلم والعلم المطلق ولم يجعل الفرق بعلم حرف اوحرفين وعلوم
خارجة عن العد والحد شيأ فانحصر الفضل عنده في الاحاطة
التامة ووجب سلب الفضيلة عن كل فضل ابقى بقية فوجب سلب
فضل العلم مطلقا عن الانبياء عليهم الصلاة والسلام من دون
تخصيص بالغيب والشهود وجريان تقريره الخبيث فيه اظهر من
جريانه في علم الغيب فان حصول مطلق العلم ببعض الاشياء لكل
انسان وحيوان اظهر من حصول بعض علوم الغيب لهم ثم اقول
لن ترى ابدا من ينقص شأن محمد صلى الله تعالى عليه وسلم وهو
معظم لربه عز وجل كلا والله انما ينقصه من ينقص ربه تبارك و
تعالى كما قال عز وجل وما قدروا الله حق قدره فان ذلك التقرير
الخبيث ان لم يجر في علم الله عز وجل فانه يجري بعينه من دون
كلفة في قدرته سبحنه وتعالى كأن يقول ملحد منكر لقدرته العامة
سبحنه وتعالى متعلما من هذا الجاحد المنكر لعلم محمد صلى الله تعالى
عليه وسلم انه ان صح الحكم على ذات الله المقدسة بالقدرة على
الاشياء كما يقول به المسلمون فالمسؤل عنهم انهم ماذا ارادوا
بهذا البعض الاشياء ام كلها فان ارادوا البعض فاي خصوصية
فيه لحضرة الالوهية فان مثل هذه المقدرة على الاشياء حاصلة

اسکے لیے اپنی مشیت کے موافق اپنے رسولوں کو چنتا ہے اور اُسی نے فرمایا (عزت والا
وہ فرمانے والا) اللہ غیب کا جاننے والا ہی تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے
پسندیدہ رسولوں کے۔ دیکھو اس شخص نے کیسا قرآن عظیم کو چھوڑا اور ایمان کو رخصت کیا
اور یہ پوچھنے بیٹھا کہ نبی اور جانوروں میں کیا فرق ہے ایسے ہی اللہ مُہر لگا دیتا ہی ہر مغرور بڑے
دغاباز کے دل پر پھر خیال کرو اُس نے کیونکر مطلق علم اور علم مطلق میں حصر کر دیا اور ایک دو
حرف جاننے اور اُن علموں میں جنکے لیے حد نہ شمار کچھ فرق نہ جانا تو اُس کے نزدیک
فضیلت اسی میں منحصر ہوگئی کہ پورا احاطہ ہو اور فضیلت کا سلب واجب ہوا ہر اُس کمال
سے جس میں کچھ بھی باقی رہ جائے تو غیب اور شہادت کی کچھ تخصیص نہ رہی مطلق علم کی
فضیلت کا سلب انبیا علیہم الصلاۃ والسلام سے واجب ہوا اور علم غیب میں جاری ہونے
سے مطلق علم میں اسکی تقریر خبیث کا جاری ہونا زیادہ ظاہر ہے کہ ہر آدمی و جانور کے لیے
بعض اشیا کا مطلق علم حاصل ہونا انھیں علم غیب حاصل ہونے سے زائد روشن ہی پھر میں
کہتا ہوں ہر گز کبھی تو نہ دیکھے گا کہ کوئی شخص محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی شان
گھٹائے اور وہ اُن کے رب جل وعلا کی تعظیم کرتا ہو حاشا خدا کی قسم اُنکی شان وہی گھٹائیگا
جو اُنکے رب تبارک وتعالیٰ کی شان گھٹاتا ہی جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ ظالموں
نے قرار واقعی خدا ہی کی قدر نہ پہچانی اسلیے کہ یہ گندی تقریر اگر علم اللہ عزوجل میں جاری
نہ ہو تو وہ قدرت الٰہی میں بعینہ بغیر کسی تکلف کے جاری ہی جیسے کوئی بیدین جو اللہ سبحنہ و
تعالےٰ کی قدرت عامہ کا منکر ہو اس مسلک سے کہ علم محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا
انکار رکھتا ہے سیکھ کر یوں کہے کہ اللہ عزوجل کی ذات مقدسہ پر قدرت کا حکم کیا جانا
اگر بقول مسلمانان صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس قدرت سے مراد بعض اشیا کی
قدرت ہے یا کل اشیا پر اگر بعض پر قدرت ہونا مراد ہے تو اس میں اللہ عزوجل کی
کیا تخصیص ہے ایسی قدرت

لزید وعمرو بل لکل صبی ومجنون بل لجمیع الحیوانات والبهائم وان ارادوا الکل بحیث لا یشذ منه فرد فبطلانه ثابت عقلاً ونقلاً فان من الاشیاء ذاته تعالیٰ شانه ولا قدرة له علی نفسه والا لکان مقدوراً فکان ممکنا فلم یکن واجبا فلم یکن الها فانظر الی الفجور کیف یجر بعضه الی بعض والعیاذ بالله رب العلمین وبالجملة هؤلاء الطوائف کلهم کفار مرتدون خارجون عن الاسلام باجماع المسلمین وقد قال فی البزازیة والدرر والغرر والفتاوی الخیریة ومجمع الانهر والدر المختار وغیرها من معتمدات الاسفار فی مثل هؤلاء الکفار من شک فی کفره وعذابه فقد کفر اھ وقال فی الشفاء الشریف ونکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة الاسلام من الملل او وقف فیهم اوشک اھ وقال فی البحر الرائق وغیره من حسّن کلام اهل الاهواء او قال معنوی او کلام له معنی صحیح ان کان ذلک کفراً من القائل کفر المحسن اھ وقال الامام ابن حجر فی الاعلام فی فصل الکفر المتفق علیه بین ائمتنا الاعلام من تلفظ بلفظ الکفر یکفر وکل من استحسنه اورضی به یکفر اھ فالحذر الحذر * ایها الماء والمدر * فان الدین اعز مایؤثر * وان الکافر لا یوقر * وان الضلال اهم مایحذر * وان الشر اجلب للشر * وان الدجال شر منتظر * وان اتباعه اوفر واکثر * وان عجائبه اظهر واکبر * وان الساعة ادهی وامر * ففروا الی الله * فقد بلغ السیل زباه * ولا حول ولا قوة الا بالله * وانما اطنبنا فی هذا المقام * لان التنبیه علی هذا من اهم المهام * وحسبنا الله ونعم الوکیل * وافضل الصلاة واکمل التبجیل * علی سیدنا

تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے اور اگر کل اشیا پر قدرت مراد
ہے اسطرح کہ اُسکی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اسکا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے کہ اشیا
میں خود ذاتِ باری بھی ہے اور اُسے خود اپنی ذات پر قدرت نہیں ورنہ تحتِ قدرت ہو جائیگا تو ممکن ہو جائیگا تو
واجب نہ رہیگا تو اِلٰہ نہ رہیگا تو بدکاری کو دیکھو کیسی ایک دوسری کی طرف کھینچ کے لیجاتی ہے اور اللہ کی
پناہ جو سارے جہان کا مالک ہے خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ طائفے سب کے سب کافر و مرتد ہیں باجماعِ اُمتِ اسلام سے
خارج ہیں اور بیشک بزازیہ اور درر و غرر اور فتاویٰ خیریہ اور مجمع الانہر اور در مختار وغیرہا معتمد کتابوں
میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو اِنکے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے اور شفاء شریف
میں فرمایا ہم اُسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے ملتِ اسلام کے سوا کسی ملت کا اعتقاد
کیا یا اُسکے بارے میں توقف کرے یا شک لائے اور بحر الرائق وغیرہ میں فرمایا جو بد دینوں کی بات کی تحسین
کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر اُس کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو
اُسکی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہو جائیگا اور امام ابن حجر نے کتاب الاعلام کی اُس فصل میں جس میں وہ باتیں
گنائی ہیں جنکے کفر ہونے پر ہمارے ائمۂ اعلام کا اتفاق ہے فرمایا جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور جو اُس بات
کو اچھا بتائے یا اُسپر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔ ہاں ہاں احتیاط احتیاط اے مٹی اور پانی کے پتلے کہ تمام چیزیں
جو پسند کی جائیں دین اُن سب سے زیادہ عزت والا ہے اور بیشک کافر کی توقیر نہ کی جائیگی اور بیشک گمراہی
سے بچنا سب سے زیادہ اہم ہے اور بیشک ایک شر دوسرے شر کو نہایت کھینچ لانے والا ہے اور بیشک جن
چیزوں کا انتظار کیا جاتا ہے اُن سب میں بدتر دجال ہے اور بیشک اُسکے پیرو ان لوگوں کے پیرو وں سے
بھی بہت زیادہ ہونگے اور بیشک اُس کے اچنبے ان کے شعبدوں سے زیادہ ظاہر اور بڑے
ہونگے اور بیشک قیامت سب سے زیادہ دہشت والی اور سب سے زیادہ کڑوی ہے تو اللہ کی طرف
بھاگو کہ آہلا ٹیلوں تک پہنچ گیا اور نہ بدی سے پھرنا نہ نیکی کی طاقت مگر اللہ کی توفیق سے ہمیں نے
اسلیے اس مقام میں کلام طویل کیا کہ ان باتوں پر تنبیہ کرنا اُن چیزوں میں تھا جو ہر مہم سے بڑھکر مہم
ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمکو کافی ہے اور کیا اچھا کام بنانیوالا اور سب سے بہتر درود اور سب سے کامل تر تعظیم ہمارے سردار

محمد وآله اجمعين * والحمد لله رب العلمين * انتهى كلام المقصد المستند
هذا ما اردنا عرضه عليكم * ونرجو كل خير وبركة لئن يكم
افيدونا الجواب * ولكم جزيل الثواب * من الملك الوهاب * والصلاة
والسلام على الهادى للصواب * والآل والاصحاب الى يوم الجزاء
والحساب * ٢١ ذى الحجة يوم الخميس سنة ١٣٢٣ه فى مكة المكرمة
زادها الله شرفا وتكريما امين

(١) صورة ما حرره البحر الطمطام * الحبر القمقام *
العلامة الهمام * والرحلة القرم الكرام * بركة الانام *
المفضال المقدام * المتبتل الى الله * التقى النقى الاواه *
شيخ العلماء الكرام * ببلد الله الحرام * سيدنا ومولانا
الشيخ محمد سعيد بابصيل * اسبل الله عليه
من منه ابسط ذيل * مفتى الشافعية * بمكة المحمية *

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى جعل علماء الشريعة المحمدية بهجة الوجود * وملأ
بارشادهم وايضاحهم الحق المدائن والنجود * وحرس بهم
عن دين سيد المرسلين * سور ملته المطهرة عن التعدى عليه وابطل
بادلتهم الواضحة ضلال المضلين الملحدين * اما بعد فقد نظرت